واتبعوا ملة ابراهيم حنيفا

جامعۂ نافعہ

الطرب لمن اصام فی رجب

اسمیں رجب کے روزوں کا استحباب غیر مقلدین کی کتاب سے ثابت کیا گیا ہے اور ہزاری روزہ کا ثبوت ہے

الحرمان لمن لم یعرف لیلۃ النصف من شعبان

اسمین ماہ شعبان اور شب برات کی فضیلت اور چند اعمال و دعاؤنکی ہدایت ہے،

الاحسان فی شہر رمضان

اسمین رمضان شریف کے متعلق بہت ضروری اور مفید بات بتلائی گئی ہے

اللمعہ فی فضل لیلۃ القدر و الجمعہ

اسمین شب قدر اور شب جمعہ کے فضائل و اعمال اور اذان مین انگوٹھا چومنیکا استحباب بیان کیا گیا ہے،

(مؤلفہ)

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سنی حنفی چشتی نقشبندی بنارسی

مطبوعہ نظامی پریس واقع دالمنڈی بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سوال غیر مقلدین کہتے ہیں کہ رجب میں روزہ رکھنے کا ثبوت شرع سے نہیں کہ جو حدیثیں روایت کیجاتی ہیں وہ نہایت درجہ ضعیف یا موضوع ہیں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ حدیث ابن ماجہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام رجب سے صریح ممانعت ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رجب میں روزہ رکھنے والوں کو سزا دیتے تھے یہانتک کہ رکابی میں کہانے کیواسطے لوگ ہاتھ ڈلتے تھے۔ جب عام طور سے رجب کے روزے مکروہ ہیں تو ۲۷ تاریخ کا روزہ بدرجہ اولیٰ مکروہ و ممنوع ہے اور کہتے ہیں کہ حنفیوں کے مایۂ ناز شیخ عبدالحق صاحب دہلوی نے بھی رجب کے متعلق کل حدیثوں کو نہایت درجہ ضعیف و ممنوع ثابت کیا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ ہمارے علمائے احناف رجب کے روزے اور ہزارے روزے میں کیا ثبوت رکھتے ہیں۔

الجواب کسی معمولی ناسمجھ نے آپ رجب کے روزوں کو مکروہ بتادیا ہوگا ورنہ کسی اہل علم اور فاضل غیر مقلد کے قلم و زبان سے ایسی لغوبات نہیں نکل سکتی بھلا جسکا دعویٰ عمل بالحدیث ہو وہ حدیث کے خلاف کیوں کرے گا کیونکہ صحاح ستہ میں عموماً اور بخاری و مسلم میں خصوصاً چند ایام ممنوعہ چھوڑ کر نفل روزے کی عام اجازت دیگئی اور ترغیب و فضیلت بیان کیگئی ہے کوئی مہینہ ہو جب کوئی روزہ رکھے گا ان فضائل جلیلہ اور مناقب جمیلہ کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں ہے۔

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما فی سبیل الله بعد الله وجهه عن النار سبعین خریفا (بخاری مسلم)	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایکدن کا روزہ اللہ کیواسطے رکھیگا اللہ تعالیٰ اسکے منہ کو جہنم کی ستر برس کی مسافت تک دور کر دیگا۔
(۲) عن ابی امامۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ایکدن کا روزہ اللہ کیواسطے رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسکے اور جہنم کے درمیان مین ایک خندق بنا دیگا جیسا کہ آسمان وزمین کے درمیان مین ہے۔

اب کچھ ضرورت نہین باقی رہتی کہ خاص رجب کے بارہ مین کوئی حدیث تلاش کیجائے یا روزہ رکھنے کے لئے کسی حدیث کا انتظار کیا جائے مگر اپنے حنفی بھائیوں کے اطمینان کیلئے ایک حدیث بھی لکھتا ہوں جو ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ تینوں میں ہے کہ ایک مرد باہلی کو آپ نے حکم دیا تھا صُمْ اشہر الحرم یعنی حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھا کرو اور حرمت والے مہینے چار ہین۔ اول رجب دوسرے ذیقعدہ تیسرے ذی الحجہ چوتھے محرم۔ دیکھئے حدیث کی ان تین کتابوں سے ان چاروں مہینے مین روزہ رکھنے کا کیسا واضح ثبوت ہوا اگر کسی غیر مقلد کو میرے لکھنے سے تسکین نہ ہو تو اپنے امام اور پیشوا قاضی شوکانی اور نواب صاحب بھوپالی کی سن لین وہ اپنے رسالہ بیان ما وجب صفحہ ۵۷ ہ مین لکھتے ہین۔ "گویم در استحباب صوم رجب ہمین قدر کافی ست کہ رجب از شہور حرم ست" یعنی ماہ رجب کے روزوں کا مستحب ہونے کے لئے اتنا ثبوت کافی ہے کہ وہ حرمت والے مہینوں سے ہے پھر آخر مین لکھتے ہین کما او حی الیہ شیخنا و برکتنا الشوکانی واللہ اعلم۔ ہمارے شیخ شوکانی نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے۔ لیجئے قاضی شوکانی صاحب اور نواب صاحب

دونوں نے ملکر رجب کے روزونکو مستحب قرار دیا۔ اور حدیث مذکورہ کے متعلق جو شبہے تھے اونکو بھی خوب دفع کردیا ہے، اسی موقع پر اپنے حنفی بھائیوں کو یہ بھی بتادینا مناسب جانتا ہوں کہ جناب نوابصاحب بھوپال فرقہ غیر مقلدین مین کس عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہین اور کسقدر شان عالی رکھتے ہین اسکے متعلق وہ تحریر بہت کافی ہے جو انکے نہایت مستند محدث نے بحالت حیات شایع کیا تھا کہ نوابصاحب بہادر گروہ اہلسنت کے اسوقت مین مقتدیٰ اور اولی الامر یعنی امام ہین اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم خود قرآن سے ثابت ہے، یہ تحریر میرے پاس موجود ہے اس عبارت سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ جسطرح حنفیوں کے نزدیک حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حنفیوں کے مقتدا اور امام ہین اسی طرح غیر مقلدین کے مقتدیٰ اور امام بلکہ اولی الامر جناب نوابصاحب بھوپال ہین جن کی اطاعت اونکے نزدیک قرآن کے روسے فرض ہے اب تک تو آپ کو یہی معلوم رہا ہوگا کہ غیر مقلدین نہ کسیکو امام مانتے ہین نہ سوائے اللہ و رسول کے کسیکی اطاعت کو فرض جانتے ہین، اب دیکھ لیجئے کہ نواب صاحب کو کتنے کھلے لفظونمین مقتدیٰ اور امام اور اولی الامر لکھا ہے پھر حنفیوں نے کیا قصور کیا جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا امام بنا لیا وہ نوابصاحب سے بدرجہا فضیلت اور فوقیت رکھتے تھے کیونکہ ہمارے امام صاحب تابعی اور زمانہ خیر القرون کے ایک محدث جلیل القدر اور فقیہ کامل کالقمر لیلۃ البدر افضل الاولیا واکمل الاتقیا تھے اور نوابصاحب نہ تابعی نہ تبع تابعی بلکہ ۱۳ صدی جیسے شر القرون مین ایک ہندی النسل عالم تھے اور انکے جیسے ہزاروں تھے۔ الحمدللہ کہ رجب کے روزونکا مستحب ہونا خود غیر مقلدین کے امام اور انکی کتاب سے ثابت ہوا۔

دفع بہتان حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بے شک حنفیوں کیلئے مایۂ ناز ہین اونھوں نے نہ نہایت درجہ ضعیف لکھا نہ سب کو موضوع بتایا بلکہ حدیثوں کے متعلق محدثینکے اقوال کو ذکر کرکے لکھا ہے۔ وعجبا منہم ان یبالغوا فی ھذا الباب

ھذہ المبالغۃ ویکفیھم ان یقولوا لم یصح ذالک عندنا یعنی محدثین سے تعجب ہے کہ اس بارہ میں وہ اسقدر مبالغہ کریں انکو تو اتنا کہدینا کافی ہے کہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے واضح ہو کہ کسی حدیث کا محدثین کے نزدیک صحیح نہونا اسکے دوسرے مراتب حسن وغیرہ کو باطل نہیں کردیتا اور نہ یہ امر لازمی ہے کہ حدیث صحیح نہ ہو تو وہ قبول نہ کیجائے اگر ایسا ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی کیونکہ صحاح ستہ کی بھی کل حدیثیں صحیح نہیں ہیں کیونکہ حدیث صحیح کے شرائط نے دائرہ کو تنگ کردیا ہے اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کی حدیث ہوتی ہے۔ شرح صراط المستقیم مین ہے۔ "دوین شش کتاب کہ آنرا صحاح ستہ گویند ہم باصطلاح ایشان صحیح نیست بلکہ تسمیہ آنہا صحاح باعتبار تغلیب ست" اور حضرت شیخ دہلوی نے نہایت درجہ ضعیف کسی حدیث کی بابت نہیں لکھا بلکہ غایۃ الضعف لکھا جس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ انتہا اوس کی ضعیف ہونا یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ضعیف کہا جائے۔ اور ضعیف اور نہایت درجہ ضعیف مین بڑا فرق ہے۔

حدیث ابن ماجہ در روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب

بہت مناسب ہوگا کہ اسکا بھی جواب مشتمل ثبوت استحباب دیکر غیر مقلدین کے امام عالیجناب ریاست بھوپال کے نواب ہے دولھا وہ فرماتے ہین کہ رجب کے روزونکی ممانعت مین جتنی حدیثیں ہین وہ سب کی سب ضعیف ہین ایک بھی صحیح نہیں ہے، اوسی میں ہے۔

"چنانکہ ترغیب در صوم رجب علی الخصوص بصحت نرسیدہ ہمچناں نہی از صوم او ہم صحیح نگشتہ" جب نواب صاحب نے ضعیف ٹھہرا دیا تو ابھی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ دوسرے علماء حنفیہ کی تحقیقات پیش کروں۔ ہاں اس موقع پر یہ حیرت اور حسرت ضرور ہے کہ غیر مقلد صاحبان ہر موقعہ پر دوسروں سے صحیح حدیثوں کا مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ضعیف حدیثوں کو ہمیشہ رد کردیتے ہین۔ پھر اونکے مسلک کے موافق تو انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ رجب کے روزوں کی ممانعت مین بھی صحیح حدیثوں کو پیش کرتے اور اگر ممانعت کی صحیح

حدیثیں نہ بنتیں تو حمایت کا تحریراً و تقریراً کوئی حق نہ تھا۔ اگر دیدہ و دانستہ احادیث ضعیفہ سے رجب کے روزے باطل کئے گئے ہیں اور وہ صحیح حدیثیں جو مطلقاً نوافل کی فضیلت میں وارد ہیں اون سے قصداً اغماض و اعراض کیا گیا ہے تو مناع للخیر کے وعید شدید سے ڈرنا چاہیے۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح وان تبدوا شیئا او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ و نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ

۲۷ رجب کے ہزاری روزہ کا ثبوت

یہ تاریخ فضائل کے اعتبار سے وہ رتبہ عالیہ رکھتی ہے کہ اسکو ہزاری روزہ کہنا اسکے رتبہ کو گھٹاتا ہے کیونکہ حدیثوں سے صرف اسی ایک تاریخ کے روزہ رکھنے سے قریب دو ہزار روزے کے ثواب ملتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے کئی حدیث ۲۷ تاریخ کے روزہ کے متعلق لکھی ہے۔ اون روایتوں میں ایک روایت کو امثل الروایات یعنی سب سے عمدہ اور بہتر بتلایا ہے اسکو نقل کرتا ہوں عن ابی ہریرۃ موقوفا من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شہرا وھو الیوم الذی ھبط فیہ جبرئیل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالۃ یعنی جس نے ۲۷ رجب کو روزہ رکھا اوسکو ساٹھ مہینے کے روزے کا ثواب اللہ تعالی لکھیگا یہ وہ دن ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت لیکر آئے تھے اس حدیث سے ساٹھ مہینے ثابت ہوئے اور ساٹھ مہینے کے ۱۸۰۰ ہوئے۔

فائدہ جلیلہ

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر کا نام حدیث ہے اور راویوں کی وجہ سے کوئی حدیث صحیح کوئی حسن کوئی ضعیف ہو جاتی ہے۔ حسن یا ضعیف ہونیکی وجہ سے وہ حدیث

ہی رہتی ہے وہ قول رسول سے خارج نہیں ہوجاتی اوسکا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکل نہیں جاتا اور یہ حدیثیں اگرچہ ضعیف ہوں۔ فضائل اعمال ومناقب رجال میں مقبول ومعتبر ہیں بشرطیکہ قرآن عظیم یا حدیث صحیح کے خلاف نہوں اسی وجہ سے مقلدین کسی کام کی فضیلت اور ثواب حدیث ضعیف سے بھی پاتے ہیں تو اسکو بجالاتے ہیں اور مقلدین اسمیں سوا فائدے کے کوئی نقصان نہیں دیکھتے اور حدیث ضعیف کو نہ چھوڑنا اور فضائل میں اوسپر عمل کرنا۔ حدیث رسول کیساتھ عشق ومحبت کا کھلا ہوا ثبوت ہی۔ کیونکہ حدیثوں پر صحیح اور ضعیف کا حکم باعتبار سند وظاہر کے ہے بہت ممکن ہی کہ محدثین نے جسکو ضعیف کہاہے وہ حقیقت میں صحیح ہو۔ اور ضعیف ہونے سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطل نہیں ہوجاتی۔ فتح القدیر میں ہے۔ لیس معنی الضعیف الباطل فی نفس الامر بل مالم یثبت بالشروط المعتبرۃ عند اہل الحدیث مع تجویز کونہ صحیحا۔

پس فضائل میں عمل کرنے سے حدیث پر عمل بھی ہوجائیگا اور ثواب کا بھی مستحق ہوگا اور بعض اکابر علماء اہل سنت واولیاء امت کے واقعات سے ہم عقیدتمندان اولیاء کرام احادیث ضعیفہ سے اکتساب فضائل کیلئے مجبور ہیں چنانچہ بعض واقعات کو اپنے حنفی بھائیوں کے لئے لکھتا ہوں جنکے دلوں میں محبوبان خدا کی عزت اور عظمت ہوگی وہ ضرور عمل کریں گے اور بدنصیبی ہے جنکے قلوب ان مقدس حضرات کی محبت سے خالی ہیں اونکا کوئی علاج نہیں من لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور جس دل میں اللہ ورسول کی محبت ہوگی وہ اولیا کرام سے ضرور محبت کریگا۔

واقعہ۔ ایک حدیث ضعیف میں آیا کہ جو شخص بدھ یا سنیچر کو پچھنا لگائے اور اسکو برص یعنی سفید داغ کی بیماری ہوجائے تو وہ اپنے کو خود ملامت کرے کہ کیوں اسنے ایسا کیا۔ چنانچہ ایک بزرگ محمد بن جعفر تھے فصد کی ضرورت تھی اور بدھ کا دن تھا۔ خیال کیا کہ حدیث تو ضعیف ہی کچھ حرج نہیں اور فصد لے لیا۔ فوراً برص کی بیماری پیدا ہوگئی خواب میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور فریاد کی حضور نے فرمایا ایاک
والاستھانۃ بحدیثی خبردار میری حدیث کو ہلکا جاننے سے بچتے رہو پھر تو بہ کیا بیدار ہوئے
تو اچھے ہوگئے تھے (لآلی سیوطی) (۲) اسی طرح ابو معین حسین طبری نے سنیچر کے روزہ حدیث کو
ضعیف جانکر پچھنا لگا لیا تو وہ بھی برص میں مبتلا ہوگئے، اون سے بھی حضور نے خواب میں وہی
فرمایا کہ میری حدیث کو ہلکا جاننے سے بچو بس فرماتے ہیں کہ میں نے نذر مانی کہ اگر مجھکو شفا
ہوگئی تو آیندہ حدیث اور خبر رسول کے متعلق بے پروائی نکرونگا چاہے حدیث صحیح ہو یا
ضعیف سب پر عمل کرونگا۔ پس اس نذر کے بعد اللہ نے شفا عطا فرمائی۔ (لآلی سیوطی) اسی
طرح کے دیگر واقعات نسیم الریاض وغیرہ میں ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ کسی عمل کی فضیلت اگرچہ حدیث ضعیف سے ثابت ہو اور وہ قرآن یا صحیح
حدیث کے خلاف نہ ہو تو اسپر عمل کرنے سے باز نرہنا چاہئے اور نہ دوسرے کو باز رکھنا چاہئے
اگر خود عمل نہیں کرسکتا ہے تو نہ کرے مگر کرنے والوں کو روکنے کا یا اون کے سامنے حدیث کا
ضعف بیان کرکے اوس عمل سے باز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ جس
فرقہ کے آدمی نے رجب کے روزوں کو مکروہ وممنوع بتایا تھا اوسی فرقہ کے پیشوا اور امام
اور ایک جلیل القدر اولی الامر مفترض الطاعۃ کی کتاب سے اون روزوں کا استحباب دکھایا
گیا۔ جن صاحبوں کو اصل کتاب بیان ما وجب دیکھنا ہو وہ میرے پاس آکر دیکھ لیں فقط

کتبہ

عبدہ الاثیم ابو النعیم محمد ابراھیم

جعلہ اللہ ممن اتاہ بقلب سلیم

سنی حنفی بنارسی

الجواہر المنیف فی لیلۃ النصف من شعبان

سوال ایک صاحب کہتے ہین کہ شب برات کا ثبوت حدیثون سے نہین ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ اوس رات کو کون کون کام کرنا چاہیئے۔ ۱۳ شعبان کو روز عرفہ کہنا صحیح ہے یا نہین۔

الجواب اسکا قول بالکل غلط اور مردود ہے۔ ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ مین شب برات کے متعلق حدیثین موجود ہین اور حدیث کی مشہور کتاب مشکوۃ شریف مین بھی تین حدیثین باب قیام شہر رمضان مین بروایت صحاح مرقوم ہین اور وہ سب حدیثین فضائل اعمال کے لئے مقبول و معتبر ہین۔ حیرت پر حیرت ہے کہ جس رات کی فضیلت حدیثون مین مذکور ہو اور ہر دیار و امصار مین مشہور ہوا تنے زمانے کے بعد آج اوس سے انکار کیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کی فضیلت یہ کیا کم ہے کہ اسکو برات یعنی خلاصی و رہائی کی رات کہتے ہین جسکی تصریح ترمذی و ابن ماجہ مین یہ آئی کہ بنی کلب کی بکریوں کے رونگٹے سے بھی زائد گنہگارون کی رہائی اس مبارک رات مین ہوتی ہے اور عرب کے تمام قبیلوں مین قبیلہ بنی کلب سے زائد کسی قبیلہ کے پاس بکریاں نہ تھیں۔ ایک بھیڑ یا بکری کا رونگٹا ہمارے شمار سے باہر ہے اور جب اسقدر بکریاں ہوں کہ خود انکا شمار دشوار ہو تو ایک مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ کتنے گنہگاران امت اس مبارک رات مین رہائی پاتے ہین مگر چند بدنصیب ایسے بھی ہین کہ ایسی مغفرت عامہ اور رحمت تامہ کی مبارک رات مین بھی مغفرت و رحمت سے کچھ حصہ نہیں پاتے وہ یہ ہیں (۱) مشرک (۲) مشاحن یعنی کینہ رکھنے والا یا وہ بدعتی جو مسلمانون کی جماعت سے الگ رہتا ہو (۳) جادوگر (۴) دائم الخمر (۵) والدین کا نافرمان (۶) قتل ناحق کرنیوالا (۷) باجہ بجانے والا وغیرہا تین مجرمین اس رات مین محروم رہتے ہین۔ عیاذاً باللہ

اعمال حدیث کے جملہ قوموا لیلہا وصوموا نہارہا سے ثابت ہوتا ہے کہ رات کو

عبادت کرتے ہوئے جاگے اور دن کو روزہ رکھے۔ عبادت عام ہے خواہ نماز نفل ہو یا تلاوت درود ہو یا استغفار یا دوسرے اذکار غرض جو میسر ہو کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں دو سجدہ فرمایا ہے، پہلے سجدہ میں یہ دعا پڑھے سَجَدَ لَكَ خَيَالِي وَسَوَادِي وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِي فَهٰذِهٖ يَدِي وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ دوسرے سجدہ میں یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِي دَاؤُدُ اَعْفِرُ وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِي وَحَقٌّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ پھر سر اوٹھا کر یہ دعا پڑھا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا نَقِيًّا مِّنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا كَافِرًا وَّلَا شَقِيًّا حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سو رکعت صلوۃ الخیر کی تعلیم فرماتے ہیں۔ ہر رکعت میں دس بار قل ھو اللہ پڑھے اگر ہو سکے تو پڑھے بہت عمدہ ترکیب ہے۔ اس رات میں قبرستان کی زیارت بھی سنت ہے

عام مسلمانوں کیلئے چند آسان اعمال

(۱) کچھ نہ ہو سکے تو صلوۃ التسبیح پڑھ لے (۲) عشاء فجر کی جماعت کا خاص لحاظ رکھے (۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي فاعف اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پڑھنا مفید ہے (۴) اگر تلاوت زیادہ نہ کر سکے تو کم از کم سورہ یسین و سورہ دخان پڑھ لے (۵) درود شریف کی جہانتک ہو سکے کثرت کرے (۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کا خوب ورد کرے (۷) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ممنوعات (۱) اس مبارک رات میں ہندوؤں کے دیوالی کی طرح فضول چراغوں کی روشنی نہ کرے (۲) لڑکوں کو آتشبازی سے قطعاً روکے۔ اگر بڑے پیسہ نہ دیں اور نہ دلائیں تو یقیناً چھوٹے رک جائیں گے جب یہ حرام اس مبارک رات میں رکے تو پھر دیکھے شب برأت کیا لطف و رحمت دکھاتی ہے۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ لہسن پیاز کی بو سے رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں تو اس کی بدبو سے کہیں زائد آتشبازیوں کے گندھک و بارود میں بدبو ہے نعوذ باللہ منہا۔ مسلمانوں کو پوری کوشش کے ساتھ اس مبارک رات میں اس فعل حرام سے بچانا چاہئے۔

نماز نوافل کے بارہ میں علامہ بے بدل حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

وظیفہ کریمہ کی تنبیہ اول و دیگر تالیفات میں فرماتے ہیں۔ جس پر فرض باقی ہو اسکی نفل و اعمال مستحبہ کام نہیں دیتے بلکہ قبول نہیں ہوتے جب تک فرائض ادا نہ کرلے۔ کتب فقیہہ حنفیہ کی عبارت سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے چنانچہ شامی میں ہے الاشتغال بقضاء الفوائت اولی واھم من النوافل الخ ھکذا فی الطحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح عن المضمرات والظہیریہ وفتاوی الحجۃ اس مسئلہ کا منشا یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے ذمہ فرائض قضا ہوں اور اب تک غفلت سے ادا نہیں کیا ہو اور ایسے لوگ شب برأت وغیرہ میں سو سو پچاس رکعت نفل پڑھا کرتے ہیں انکو امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ بجائے نفل پڑھنے کے وہ اپنے فرض کو جو قضا ہو چکے ہیں وہی ادا کریں کیونکہ نفل نہ پڑھے گا تو کوئی مواخذہ نہ ہوگا اور فرائض اگر ذمہ رہ گئے تو انکا بہت سخت مواخذہ ہوگا۔ لوگ اس مسئلہ سے بہت غافل ہیں، اسکا اہتمام بہت ضروری ہے واللہ اعلم بالصواب

۱۴ شعبان کو روز عرفہ کہنا شرعی بات نہیں ہے صرف عامیانہ اصطلاح ہے۔ شرعاً عرفہ ۹ ذی الحجہ کو ہے۔ اسی روز حج ہوتا ہے اور سال میں اور کسی دن کو فضیلت نہیں ہے۔

فائدہ عظیمہ

(۱) شعبان کو شہر الصلوۃ بھی کہتے ہین کیونکہ درود کی آیتہ اسی مین نازل ہوئی تھی، بہت مناسب ہوگا کہ اس ماہ مین سب دن سے زائد درود شریف کی کثرت کرے (۲) اس ماہ مین جتنے روزے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھے کسی ماہ مین نہ رکھے اس ماہ کا روزہ محبوب خدا کو بہت محبوب تھا آپ بھی اگر محبوب بننا چاہتے ہین تو روزہ کی کثرت کیجیے۔ فقط

الاحسان فی صیام رمضان

سوال ایک شخص کہتا ہے کہ رمضان مین اگر جھوٹ وغیبت سے نہ بچا تو حدیث مین آچکا ہے کہ اوسے روزہ رکھنے کی ضرورت نہین یہ صحیح ہے یا نہین (۲) کوئی ترکیب ایسی ہے کہ ان برائیوں سے بچ سکے۔

الجواب اسنے غلط کہا۔ ہاں بخاری مین آتا آیا ہے کہ اگر جھوٹ وغیرہ روزہ میں نہ چھوڑے تو اسکو اللہ کے واسطے بھوکے پیاسے رہنے کی حاجت نہین، اس کا دو مطلب ہے، اول یہ کہ قبول نہ ہوگا اور روزہ کے ثواب سے محروم ہوگا۔ مگر فرض ترک کرنے کا اوسپر الزام بھی نہ ہوگا۔ یہ کیا کم ہے، دوسرے یہ کہ اللہ نے ایسے روزہ کا حکم نہ دیا کیونکہ حکم روزہ اس لئے ہوا کہ لوگ متقی ہو جائین۔ کما قال لعلکم تتقون اور متقی وہ ہے جو ظاہری باطنی سارے گناہوں سے بچے بس روزہ چھوڑنے کی بالکل اجازت نہین، اگر ظاہر لفظ حدیث سے کسیکے سمجھ مین یہ آیا ہے تو وہ گناہ چھوڑدے نہ کہ روزہ۔

جواب سوال دوم

ایک ترکیب ہے کہ انسان جب عقل و انصاف سے کام لے گا فوراً چھوڑ دیگا۔ بغیر اس کے چھوٹنے والے نہین۔ پس عقل سے سوچئے کہ کھانا پینا جماع یہ سب حلال ہین صرف روزہ مین حرام ہین۔ جب حلال روزہ مین حرام ہے تو حرام روزہ مین کسقدر حرام ہوگا اور اسکا کرنا کیونکر حلال ہوگا۔ کیا اس سے زائد کوئی بے عقلی ہوگی کہ حلال چھوڑے اور حرام کھائے علاوہ اسکے سوچئے کہ روزہ مین تین محبوب کو چھوڑ دیتا ہے، کھانا پینا۔ جماع۔ پس اگر زیادہ نہین تو تین مکروہ بھی چھوڑے بدنظری۔ بدزبانی۔ بددلی۔ بدزبانی سے مراد جھوٹ۔ غیبت۔ چغلی۔ بہتان وغیرہ ہین۔ بددلی سے مراد ریا۔ بغض۔ حسد حرص ہین روزہ مین ترک حرص کا یہ بھی منشاء ہے کہ افطاری و سحری مین کم کھائے، عزیز و محبوب سکو محبوب اور مکروہ سب کو مکروہ معلوم ہوتا ہے، جب آپ نے محبوب کو چھوڑ دیا جو چھوڑنے کے لائق نہ تھا تو مکروہ خود چھوڑنے کے لائق ہے اسکو بھی چھوڑ دینا چاہئے کیا یہ بے عقلی نہین کہ دوست کو چھوڑا جائے اور دشمن کو پکڑا جائے۔

قرآنی ترکیب ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ پس اصلی نماز وہ ہے جو گناہوں سے باز رکھے اور نمازی سے جب گناہ نہ چھوٹا تو وہ نماز اصلی نہیں بلکہ نقلی ہے۔ ہمارے عام بھائیوں کی یہ نقلی نماز بھی آخرت مین فائدہ دکھائیگی۔ انشاءاللہ

اولیائی ترکیب یہ اپنا تجربہ بتاتے ہین کہ گناہ سے بچنے کے لئے نماز تہجد مین ایک خاص تاثیر ہے۔ حق یہ ہے کہ تراویح و تہجد اس ماہ میں اکسیر ہے اور کوشش کرے کہ تہجد مین کسی طرح ریا نہ ہو اور کبھی ناغہ نہ ہو۔ **ھدایت** عورتوں کو بھی تراویح پڑھنا چاہئے۔ وہ بہت غافل ہین (۲) دس دن سے کم مین اعتکاف کرنے سے سنت نہ ادا ہوگی۔ ایک شخص بھی کرے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا (۳) عید کے روز جو صاحب نصاب ہو اوپر اور اسکے بچوں پر تخمیناً پونے دو سیر گیہون یا آٹا یا قیمت بہ نیت صدقہ

نطر واجب ہے۔ فقط۔ **اللمعہ فی فضل لیلۃ القدر والجمعہ**

سوال شب قدر کی صحیح تاریخ کون ہے، ایک شخص کہتا ہے کہ ایک شب قدر کی عبادت ۸۳ برس ۴ ماہ کے برابر ہے، یہ صحیح ہے یا غلط اور شب جمعہ افضل ہے یا شب قدر۔

الجواب حدیثوں مین کوئی صحیح تاریخ معین نہین علماء کے بہت مختلف اقوال ہین علامہ ابن حجر نے فتح الباری مین چالیس قول سے زیادہ لکھے، مسلمانوں کے اختلاف کی برائی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ انھین کے جھگڑے اور اختلاف کیوجہ سے تاریخ بھلادی گئی۔ مشہور ستائیسوین شب ہے مگر بہتر ہے کہ شب ۲۱ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۷ و ۲۹ مین عبادت کی کوشش کرے، انشاء اللہ تعالیٰ فائزالمرام ہوگا جسنے اس ایک رات کی عبادت ۸۳ برس ۴ ماہ کے برابر بتادیا اسنے بالکل غلط کہا کیونکہ یہ تو صرف ہزار ماہ کے ہوئے اور قرآن پاک مین خیر من الف شہر آیا کہ معلوم ہوا کہ ۸۳ برس ۴ ماہ سے بھی زائد ثواب ملتا ہے۔ اب یہ سوال کہ کتنا زائد اسکا علم اسی دینے والے خدا کو ہے۔ عجب نہین کہ اتنا زائد ہو جو لینے والا بندہ شمار نہ کرسکتا اسوجہ سے مبہم رکھا، مین اس تحقیق سے عاجز ہوں کہ شب قدر افضل ہے یا شب جمعہ، اپنی اپنی جگہ دونوں راتین ایک سے ایک اعلیٰ اور بالا ہین۔ ہان حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مذہب دلائل کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ شب جمعہ افضل ہے دیکھو غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۶۰ واللہ اعلم مجھے تو واللہ ایک صوفی باصفا اور عارف باخدا کا یہ جملہ بہت پسند ہے کہ جس رات کی قدر کیجائے وہی شب قدر ہے کیونکہ ہر رات کو تہائی رات رہے پر تجلی الٰہی ہوتی ہے۔ اگر نصیب کا عمدہ اور یکتا ہے تو اسوقت تہجد کی نماز اور التحاح ہونا زہی ہے خدا کے ساتھ نیاز کرکے ہمراز ہوجاتا ہے انھین کو اولیا کہتے ہین انھیں کے

آنکھہ کان - ہاتھ پاؤن خدا کے آنکھ کان - ہاتھ پاؤن ہوجاتے ہین انھین کو کہاجاتا ہے خاصانِ خدا خدا نہ باشند لیکن ز خدا جدا نہ باشند

افسوس شب جمعہ ایسی بابرکت رات کی ہمسے کوئی قدر نہ ہوسکی - میدان محشر مین جب کہ اپنے بیگانے سب دور ہوجائیں گے - اگر اپنے آقا کا قرب چاہتے ہو تو جمعہ کی رات اور دن مین اہتمام کے ساتھ درود پڑھو - اس کے علاوہ جب نام مبارک سنو درود پڑہو اسوقت درود واجب ہوجاتا ہے - نہ پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے یہ مفت کی برائی ہوئی اور وہ مفت کا ثواب ہوا - خاص کر اذان مین جب موذن اشھدان محمد رسول اللہ کہے اسوقت یہی کلمہ خود بھی کہو اور اسکے بعد صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع والبصر کہتا ہوا انگوٹھوں کو بوسہ دیتا ہوا آنکھوں پر لگائے - آنکھوں کی درد سے بچنے کا یہ مجرب عمل ہے - کرنیوالا ثواب کا مستحق ہے نہ کرنے والا گنہگار نہیں - خواص اور علماء کبھی کبھی ترک بھی کردین اور انکا ثواب نہ کم ہوگا -

بعد ختم اذان خالی دعا نہ پڑھنا چاہئے بلکہ درود پڑھ کر تب دعا پڑھے - کمارواہ مسلم - یہ موقعے درود شریف کے غفلت مین نکل نہ جائین - واللہ اعلم -

کتبہ عبد الاثیم ابو النعیم محمد ابراھیم غفر لہ اللہ بفضلہ العمیم
سنی - حنفی - چشتی - نقشبندی - بنارس محلہ کچی باغ
۵ رشعبان ۱۳۳۶ھ

مؤلفِ رسالۂ ہٰذا کے رسائل کی فہرست